بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲	۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۷ ہش	۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ	۶ فروری ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۵ ماہ تبلیغ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال زکام اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ رات حرارت بھی ہو گئی تھی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے بالالتزام دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ہندوستان کے طول و عرض میں ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگ کے لیڈروں کی گرفتاریاں

پاکستان کو سابق صدر امن کونسل کے دونوں ریزولیوشن منظور ہیں!

لیک سکسیس ۵ فروری:۔ اتحادی قوموں کے ریڈیو کی اطلاع ہے۔ کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے امن کونسل میں اپنی تقریر کے دوران میں بتایا کہ پاکستان کو کونسل کے سابق صدر مسٹر وان لینگن ہوکے پیش کردہ دونوں ریزولیوشن منظور ہیں۔ ان میں سے ایک ریزولیوشن استصواب رائے سے متعلق ہے اور دوسرا لڑائی بند کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ نے مسٹر آئنگر کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے شیخ عبداللہ کی سیاسی زندگی پر روشنی ڈالی آپ نے بتایا کہ گذشتہ سال انہوں نے مہاراجہ کے خلاف "کشمیر چھوڑ دو" کی مہم شروع کی تھی۔ اور آج یہ خود اسی مہاراجہ کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں۔ آپ نے مسٹر لینگن ہو کے پیش کردہ ریزولیشنوں کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے کونسل کے ان چھ ممبروں کا ذکر کیا جنہوں نے گذشتہ اجلاسوں میں ان ریزولیشنوں کی حمایت کی تھی۔ نیز آپ نے کہا۔ کہ پاکستان پہلے بھی اور اب بھی مفاہمت اور سمجھوتے کے لئے تیار ہے۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کے بعد امریکہ کے نمائندے مسٹر وارن آسٹن نے تقریر کی۔ آپ نے دونوں پارٹیوں کو مشورہ دیا کہ وہ سمجھوتے کی بات چیت جاری رکھیں نیز فرمایا۔ کہ ہمیں اس جھگڑے سے کوئی ایسی چنگاری نہ پیدا ہو جائے۔ کہ جس سے دنیا میں پھر جنگ کی آگ بھڑک اٹھے ایک پاکستانی ترجمان کا بیان ہے۔ کہ ہندوستان کے پیشکردہ ریزولیوشن سے کشمیری کبھی مطمئن نہ ہونگے (باقی دیکھو صفحہ

امریکہ کشمیر میں غیر جانبدار حکومت کے قیام کا حامی ہے

لیک سکسیس ۵ فروری:۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ امن کونسل میں مسئلہ کشمیر کے بارے میں ممبران کسی معین اقدام کی طرف مائل نظر آتے ہیں مسٹر وارن آسٹن کے بیان سے مبصرین نے دو نتیجے اخذ کئے ہیں۔ اول یہ کہ امریکہ کشمیر میں استصواب رائے کے لئے ایک عبوری غیر جانبدار حکومت کے قیام کے حق میں ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر دونوں پارٹیاں باہمی مفاہمت سے کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکیں۔ تو پھر کونسل خود کوئی فیصلہ کن اقدام کرنے پر مجبور ہوگی۔ مسٹر آسٹن کا بھی خیال ہے اور کہا جاتا ہے۔ کہ اکثر ممبران اس کی تائید میں ہیں۔ کہ ابھی صورت حال اس مرحلے پر ہے۔ کہ اگر دونوں پارٹیاں اقوام متحدہ کی چارٹر کی دفعہ ۳۳ کے ماتحت باہمی گفت و شنید سے چاہیں تو معاملات کو طے کر سکتی ہیں۔ مسٹر آسٹن نے اس بات کو بھی واضح کیا ہے کہ اگر دونوں پارٹیاں باہمی مفاہمت سے معاملات کو نہ سلجھا سکیں۔ تو پھر چارٹر کی دفعہ ۳۶ اور ۳۷ کے ماتحت کونسل کو سمجھوتے کے لئے مناسب شرائط پیش کرنی پڑیں گی۔ اور یہ معاملات پر غور و خوض کی نوعیت کے اعتبار سے دوسرا مرحلہ ہوگا۔ اور اگر یہ طریق بھی کارگر ثابت نہ ہو سکا۔ تو پھر چارٹر کے ساتویں باب کی رو سے اسے نہایت سخت اقدامات کرنے پڑیں گے یہ خیال بھی ہے۔ کہ ممبران اس بات کو باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ معاملات آخری حد تک طول پکڑ سکتے ہیں۔ (رائٹر)

سندھ اسمبلی میں اقتصادی بحالی کے بل پر بحث

کراچی ۵ فروری:۔ آج سندھ اسمبلی میں وزیر اعظم مسٹر ایم۔ اے کھوڑو نے صوبے کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے سلسلے میں ایک بل پیش کیا۔ وزیر اعظم نے بل پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ تقسیم برعظیم کے بعد جو فسادات رونما ہوئے ہیں۔ ان کی وجہ سے بہت سے ہندو سندھ کو چھوڑ کر ہندوستان جا آباد ہوئے ہیں۔ اپنے وطن کو خیرباد کہنے والے یہ ہندو اپنے پیچھے جائدادیں زمین مکان اور کاروبار وغیرہ سب چھوڑ گئے ہیں۔ اب صوبے کی اقتصادی بحالی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اُن کی زمینوں کو زیر کاشت لایا جائے۔ اور ان کارخانوں وغیرہ کو جو چھوڑ گئے ہیں۔ پھر سے چلایا جائے آپ نے کہا۔ یہ جبھی ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت کو اختیار دیا جائے۔ کہ وہ ان زمینوں اور کارخانوں کو اپنے قبضے میں لے کر ان سے فائدہ اٹھانے کا انتظام کرے۔ کانگرسی ممبران نے اس بل کی شدید مخالفت کی۔ اور اسے اقلیتوں کے حقوق و اموال کے اختلاف پر محمول کیا بل پر ابھی بحث جاری تھی کہ اجلاس کل کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ ہمارا مقصد صرف اس بل سے یہی ہے کہ کارخانے بند نہ پڑے رہیں۔ اور کام کو چلایا جائے

(باقی دیکھو صفحہ ۲ کالم ۴)

ہندو مہاسبھا کا سابق صدر گرفتار کر لیا گیا

نئی دہلی ۵ فروری۔ مسٹر وی۔ ڈی ساورکر سابق صدر ہندو مہاسبھا جو پچھلے دنوں حملہ ہونے کی وجہ سے زخموں سے بیمار ہیں۔ اور مسٹر ایل۔ بی بھوپٹکر صدر بمبئی ہندو مہاسبھا جو گذشتہ ۲ روز سے گاندھی جی کے قتل کے کفارہ کے طور پر فاقہ کشی کر رہے ہیں دونوں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ (ا۔پ)

اکھنور اور پونچھ کے محاذوں پر آزاد فوجوں کی کامیابی

تراڑکھل ۵ فروری:۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع کا اعلان مظہر ہے۔ کہ اکھنور کے جنوب میں ہندوستانی دستوں سے زبردست تصادم کے نتیجہ میں ۴۰ آدمی ہلاک ہو گئے۔ اور ۲۵ رائفلیں ہمارے ہاتھ لگیں پونچھ کے علاقہ میں اوری کے محاذ پر ہماری جارحانہ کارروائیاں بدستور جاری ہیں چنانچہ ایک ہندوستانی گشتی دستہ سے مڈبھیڑ کے نتیجہ میں دشمن کے ۳۰ آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔ (ا۔پ)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے سعید فائن الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ہندوستانی نمائندے کے قانونی استدلال پر ممبرانِ کونسل کا اظہارِ تشویش
فیصلے کے لئے امن کونسل کو خود کوئی معین قدم اُٹھانا پڑیگا

لیک سیکسس ۵ر فروری - امن کونسل میں کشمیر کا معاملہ اب مشکل ترین مرحلے پر پہنچ چکا ہے - اور معاملات میں گہری نگاہ رکھنے والے بھی نہیں کہہ سکتے - کہ اگلے چند دنوں میں یہ قضیہ کیا صورت اختیار کرنے والا ہے - بہرحال یہ نظر آرہا ہے - کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کا موجودہ بیان ختم ہو جانے کے بعد سوال و جواب اور جواب الجواب کا موجودہ سلسلہ ختم ہو جائے گا - اور آئندہ بحث کسی معین طریق کار کیساتھ مخصوص ہوگی - گذشتہ چند دنوں میں ممبران کونسل پر یہ اثر ہوا ہے - کہ دونوں پارٹیاں اپنے مطالبات میں کسی قسم کی کمی بیشی کے لئے تیار نہیں ہیں - اور اسلئے کونسل کو چاہیئے کہ وہ اس بارے میں کوئی معین طریق کار وضع کرے - دونوں پارٹیوں کے درمیان باہمی سمجھوتے کی امید بہت کم ہے - خیال ہے - آج کونسل دونوں پارٹیوں پر یہ واضح کر دے گی - کہ اگر دونوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا - تو پھر کونسل کو مجبوراً خود کوئی قدم اُٹھانا پڑے گا -

اور ہو سکتا ہے - کونسل کا یہ قدم دونوں کی مرضی کے اس درجہ مطابق نہ ہو - کہ جتنا وہ فیصلہ ہو سکتا ہے - جو باہمی مفاہمت سے کیا گیا ہو - کونسل کے بہت سے ممبران سے آج رائٹر کے نامہ نگار نے ملاقات کی - چنانچہ نامہ نگار کا بیان ہے - کہ ممبران نے مسٹر گوپال سوامی آئنگر کے قانونی استدلال پر تشویش کا اظہار کیا - خصوصاً اس بات پر کہ کشمیر کے اندرونی معاملات میں مداخلت امن کونسل کے دائرہ اختیارات سے ہے کونسل میں عام خیال یہی پایا جاتا ہے - کہ کیونکہ اختیارات کی بحث کو اٹھانے والا خود جمعیتِ اقوام کا ممبر ہے - اس لئے اسے اس بارے میں قانوناً امن کونسل کے فیصلے کو تسلیم کرنا پڑیگا نیز ایک ذمہ دار ترجمان کا کہنا ہے - کہ یہ ایک

نہایت ناخوشگوار امر ہے - کہ جمعیتِ اقوام کی ممبر حکومتیں اپنے جھگڑے انجمن اقوام متحدہ میں پیش کریں - اور پھر بحث کے دوران میں مطالبہ کریں - کہ امن کونسل ان کے واسطے اپنے دائرہ اختیارات کو تنگ کرے -

ابھی تک اس بات کا کوئی امکان پیدا نہیں ہوا ہے - کہ ہندوستان یا پاکستان اپنے پیش کردہ مطالبات میں کسی قسم کی کمی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے ——— (رائٹر)

مسٹر آئنگر نے اپنا ریزولیوشن واپس لے لیا

نئی دہلی ۵ر فروری - کل ہندوستان کی ڈومینین پارلیمنٹ میں غیر سرکاری قراردادوں پر بحث ہوئی - مسٹر اننتھاسیانم آئنگر نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جسمیں تجویز پیش کی کہ مرکز میں مستقل طور پر ایک قحط کمیشن کا قیام عمل میں لایا جائے - جو صرف قحط کے زمانے میں کمی والے علاقوں کو اناج مہیا کرے - بلکہ ایسے علاقوں کو اقتصادی صنعتی اور زراعتی اعتبار سے اتنا ترقی یافتہ بنا دے - کہ انہیں قحط کے مصائب سے دوچار ہی نہ ہونا پڑے - مستقل کمیشن کے قیام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے - آپ نے گذشتہ قحطوں کی تباہ کاریوں کا ذکر کیا - اور ان کی وجوہات پر روشنی ڈالی - وزیر خوراک اور زراعت مسٹر جے رام داس دولت رام نے اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے بتایا - کہ اس کمیشن کے قیام سے خوراک اور زراعت سے متعلق صوبائی حکومتوں کی ذمہ واریاں بھی مرکزی حکومت کے سر پر آپڑیں گی - اور صوبائی حکومتیں جن کا یہ اصل کام ہے - اس ذمہ واری سے سبکدوش ہو جائینگی حالانکہ بغیر ان کی ہمت دہی اور ذمہ واری کے صوبوں میں زراعتی ترقی ناممکن ہے - آپ نے کہا - کہ تمام صوبائی حکومتوں سے وزارتِ خوراک اور زراعت کو ختم کرنا ہوگا - اسکی بجائے انہوں نے صوبائی حکومتوں کے تعاون سے ایک ایسے ادارے کے قیام کی تجویز پیش کی - جو قحط کو دور کرنے کے بارے میں متعدد تجاویز کو عملی جامہ پہنانے میں رہنمائی کرے - بہت بحث و تمحیص کے بعد مسٹر آئنگر نے اپنا ریزولیوشن واپس لے لیا - ——— اپ

برطانیہ اور عراق کے درمیان معاہدہ

قاہرہ - ۵ر فروری - اخبار المصری سے ایک انٹرویو کے دوران میں سعودی عرب کے وزیر مختار شیخ حافظ وہبہ نے بتایا - کہ برطانیہ اور سعودی عرب کے درمیان اتحاد کے ایک معاہدہ کی گفت و شنید ہو رہی ہے

حکومت کیطرف سے پناہ گزین کاشتکاروں کو قرضہ دیا جائیگا

لاہور ۵ر فروری - مہاجرین کی عدیم النظیر آمد سے پیدا شدہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے مغربی پنجاب کی حکومت نے ۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء سے ۳۱ر مارچ ۱۹۴۸ء تک ۲۱ لاکھ ۵۹ ہزار ۳۹۰ روپے کے تقاوی قرضوں کی منظوری دی ہے - ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کر دی گئی ہے - کہ ان قرضوں کے متعلق لمبی چوڑی رسمی کارروائی نہ کریں - تاکہ مستحق لوگوں کو قرضے حاصل کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے - کل منظور شدہ رقم میں سے ۱۷ لاکھ ۸۰ ہزار کے قرضے پناہ گزین حاصل بھی کر چکے ہیں -

ہر پناہ گزین کاشتکار مولیشی - آلات کشاورزی، بیج، کھاد اور کنوؤں کی تعمیر کے لئے چار سو روپے تک کا قرضہ حاصل کر سکتا ہے - ویٹرنیری اور زراعت کے محکموں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ کاشتکاروں کی فوری ضروریات پورا کرنے میں ان کی مدد کریں -

یہ قرضے دیتے وقت حکومت دوسرے زمینداروں کی مشکلات سے بھی بخوبی باخبر ہے - ڈیرہ غازی خاں میں ہندو زمینداروں کی روانگی کی وجہ سے مسلمان مزارعین بیج خریدنے میں دقت محسوس کر رہے تھے - ان کو قرض دینے کے لئے ایک لاکھ آٹھ ہزار روپے کی رقم منظور کر دی گئی (محکمہ تعلقات عامہ)

——— دمشق ۵ر فروری - حمص - حماہ - دیرالزور اور دوسرے علاقوں سے پورے طور پر مسلح جو دلبران عرب یہاں پہونچ رہے ہیں - ان میں وہ تربیت یافتہ سپاہی بھی شامل ہیں - جو مغربی ریگستانوں میں اتحادیوں کے ساتھ لڑ چکے ہیں (استار)

ایک غلط اور گمراہ کن رپورٹ کی تردید

لاہور ۵ر فروری - مسٹر ممتاز دولتانہ وزیر سول سپلائز مغربی پنجاب نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے :-

"اس صوبے میں پریس کے ایک حصے نے ضلع ملتان میں خوراک کے متعلق مبینہ فسادوں کی ایک غلط اور گمراہ کن رپورٹ کی - جس طریق پر اشاعت کی ہے - وہ بے حد قابلِ افسوس ہے - مغربی پنجاب میں خوراک کی قلت کے بارے میں کوئی شک نہیں - اور اس کے اسباب بھی واضح ہیں - اور سب کو معلوم ہیں - ہم ایک نازک صورت حال کا مقابلہ کر رہے ہیں - مگر یہ امر یقینی ہے - کہ ان عارضی مشکلات پر قابو پا لیا جائے گا - اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ رپورٹیں آبادی کے متزلزل عناصر کے سامنے خطرناک عزائم اور امکانات پیش کرتی ہیں - اور یہ زیادہ نقصان پر منتج ہو سکتی ہیں -"

"میں عوام سے پُر زور اپیل کرتا ہوں - کہ وہ موجودہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کی کوششوں میں اپنی حکومت سے پورا پورا تعاون کریں - اور اعتماد رکھیں - کہ حکومت اس سے عہدہ برآ ہوگی - ہم صورت حال کے مقتضیات سے بخوبی باخبر ہیں - اور صوبے کی اس عارضی مشکل کو دور کرنے کے لئے مناسب اقدامات اختیار کر چکے ہیں - پاکستانی حکومت کی وساطت سے ہم ۳۵۰۰۰ ٹن گندم جو اور دوسری اجناس کی درآمد کے انتظام کر چکے ہیں - یہ مقدار موجودہ مہینے کے دوران میں پہنچ جائے گی - ہم زیادہ سے زیادہ مقدار میں چاول بھی حاصل کرنے کا انتظام کر رہے ہیں - چاول پیدا کرنے والے رقبوں میں دھان کے ذخیرے محفوظ رکھنے کے لئے ہر قسم کے نقصان سے بچنے اور چور بازاری کا مقابلہ کرنے کے لئے کڑی تدبیریں اختیار کی گئی ہیں - صوبے کے مختلف مقامات پر گندم کے فالتو ذخیروں کو حاصل کرنے کا انتظام بھی کر لیا گیا ہے - صوبے بھر میں راشن کے ڈپوؤں پر ہر قسم کی بے ضابطگی اور بدعنوانی کا سراغ لگانے کے لئے ایک وسیع مہم کا آغاز ہو چکا ہے - مجھے یقین ہے - کہ آئندہ دو یا تین ہفتوں کے اندر صورت حال بہت حد تک سدھر جائیگی -"

(محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

گلوسسٹر کے ڈیوک قائداعظم کے مہمان

لندن ۵ر فروری - اب اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے - کہ ڈیوک آف گلوسسٹر لنکا جاتے ہوئے راستہ میں ایک رات کراچی میں قیام کرینگے اور قائداعظم ایم اے جناح کے مہمان ہونگے -

ڈیوک گلوسسٹر جو آج کل لنکا جا رہے ہیں - ابھی تک اپنے انتظامات مکمل نہیں کئے ہیں - لیکن ان کے موجودہ پروگرام سے ظاہر ہوتا ہے - کہ وہ کراچی میں محض اتفاقی طور پر اترینگے - اور اس میں ان کا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہوگا - ——— (استار)

رائل پاکستان نیوی کمیشن میں بھرتی

کراچی ۵ر فروری - رائل پاکستان نیوی کمیشن میں نئے افسران کی بھرتی کے لئے حسب ذیل انتظام کیا گیا ہے - اس سلسلے میں تمام امیدواروں کا پاکستان پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام کراچی ڈھاکہ اور لاہور میں ۲۶ر اپریل ۱۹۴۸ء کو امتحان لیا جائے گا - جو امیدوار اس تحریری امتحان میں پاس ہو جائینگے - انہیں ایک سلیکشن بورڈ کے روبرو انٹرویو کے لئے پیش ہونا پڑے گا - یہ بورڈ آخری انتخاب کے بارے میں اپنی سفارشات پیش کریگا - حکومت سندھ کی طرف سے کامیاب ہونے والے امیدواروں کے لئے دو وظیفے مقرر کئے ہیں - جو نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے دو امیدواروں کو دئے جائینگے ہر ایک وظیفہ ۱۱۶ پونڈ سالانہ پر مشتمل ہوگا - حکومت پاکستان کی طرف سے ایک* غیر معمولی گزٹ میں ان افسران کی بھرتی سے متعلق تمام تفصیلات شائع کر دی گئی ہیں - ——— (اپ)

حُسنِ عقیدت کی انتہا

ہُبلی ۵ر فروری - کل ہبلی ہونکل میں مسلمانوں نے ایک پبلک جلسے میں گاندھی جی کی موت پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ مسلمان عورتوں نے جو شریک اجلاس تھیں - نمناک آنکھوں کے ساتھ تعزیتی تقاریر کیں - ایک مقامی لیڈر مسٹر نورالدین نے تقریر کے دوران میں کہا - کہ حضرت محمد صلعم کے بعد گاندھی جی وہ بڑے نبی تھے - جنہوں نے بنی نوع انسان کو بلند ترین اخلاق و نظریات کی تعلیم دی - نیز یہ کہ گاندھی جی نے مسلمانوں کی خاطر اپنی جان دے دی ہے - چنانچہ اگر مسلمانوں نے ان کے پیغام پر عمل نہ کیا - تو وہ احسان فراموش اور ناشکر گزار کہلائینگے - صاحب صدر مسٹر ربان گوڈا نے کہا گاندھی جی جناب گوتم بدھ اور جناب مسیح کیطرح نہایت عزت کی موت مرے ہیں - (اپ)

روزنامہ الفضل لاہور
۶ رفروری ۱۹۴۸ء

راشٹریہ سیوک سنگھ

(۱)

تقسیم ہند سے پہلے بعض اخبارات نے حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلانی شروع کر دی تھی۔ کہ راشٹریہ سیوا سنگ ملک میں بدامنی پیدا کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ چنانچہ ان دنوں ان کے خفیہ اور علانیہ جلسوں کی رودادیں جن میں تشدد استعمال کرنے کی تلقین ہندو نوجوانوں کو کی جاتی تھی۔ بعض لاہور کے اخبارات میں شائع ہوئی تھیں۔ جن سے صاف پتہ چلتا تھا کہ یہ جماعت ملک کا امن درہم برہم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اور ان کی یہ امن سوز جدوجہد روکنے کے لئے مؤثر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے اگرچہ یہ جماعت مدت سے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں قصبوں حتیٰ کہ دیہات میں بھی کام کر رہی تھی۔ اور مخفی طور پر ہندو اور سکھ نوجوانوں کی ذہنیت کو زہر آلود کر رہی تھی۔ لیکن تقسیم ہندوستان سے کچھ پہلے اس جماعت نے اپنی سرگرمیاں نہایت تیز کر دی تھیں۔ اور پوری تنظیم کے ساتھ ملک کے طول و عرض میں اس نے اپنا جال مضبوط کر لیا تھا۔ افسوس ہے کہ اس وقت حکومتوں کے جو سراسر ایسے ہاتھوں میں تھیں۔ جنکو ہرگز ہندوستان کا صحیح خیرخواہ نہیں کہا جا سکتا۔ اس جماعت کی اس بدامنی کے جذبات ابھارنے والی رو کو نہ صرف یہ کہ روکا ہی نہیں تھا بلکہ دیدہ دانستہ اس سے چشم پوشی کی گئی۔

اب اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ پنجاب کے فسادات میں سب سے زیادہ خطرناک ہاتھ جو کام کر رہا تھا۔ وہ اسی جماعت کے سرپھرے ممبروں کا تھا۔ تقسیم سے پہلے جو فسادات امرتسر اور لاہور میں ہوئے۔ یہ سب اس منظم جماعت کی سوچی سمجھی ہوئی تدابیر کے مطابق ہوئے۔ اس جماعت ہی نے لاہور میں منظم طور پر مسلمانوں کے ہجوم پر بم پھینکنے شروع کئے جس کے نتیجہ میں آخر فساد کی وہ آگ مشتعل ہوئی۔ جس نے تمام شہر کو شعلوں کی لپیٹ میں لے لیا۔ اور بڑی بڑی عالی شان عمارات بھسم ہو کر رہ گئیں۔ اس جہنم کا دروازہ تو تقسیم سے بہت پہلے ہی کھل چکا تھا۔ لیکن حد بندی کمیشن کے فیصلہ کے اعلان کے بعد تو اس کے شعلے ہر طرف بھڑک اٹھے جس طرح پٹرول کے ذخیرہ کو دیا سلائی دکھا دی جائے۔

اس بات کا سخت افسوس ہے کہ باوجود علم ہونے کے بعض بڑے بڑے لوگوں نے اس جماعت کی امن سوز حرکات کا تدارک کرنا مناسب نہ سمجھا۔ شاید انہوں نے یہ خیال کیا۔ کہ یہ جماعت اپنی کارروائیاں ان کے مظنونہ سیاسی دشمنوں کے قتل و غارت اور لوٹ مار تک ہی محدود رکھے گی۔ اور وہ ان کے ذریعہ اپنی سیاسی قوت کو ملک میں مستحکم کر سکے گی۔ لیکن ان کو معلوم نہیں تھا۔ کہ کسی برائی کو جب راستہ دے دیا جاتا ہے۔ تو وہ اپنے بیگانے کی شناخت نہیں کرتی۔ برائی ہمیشہ برائی ہی رہتی ہے۔ اور اس سے کبھی اعلےٰ اور نیک مقاصد میں مدد نہیں لی جا سکتی۔

یہی حال اس امن سوز جماعت کا ہے۔ اسی غلط نظریہ کے ماتحت اس کو پھولنے پھلنے دیا گیا۔ اور جب کبھی اس کے خلاف آواز کسی طرف سے بلند ہوئی تو بڑے بڑے لوگوں نے اس کو بڑھ کر بڑے زور سے دبا دیا۔ لیکن آج ہم اس کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ جماعت پاکستان سے خود بخود خارج ہو گئی۔ اور پاکستان میں اس کے جو مستقل اڈے تھے وہ بھی ہندوستان میں منتقل ہو گئے اور زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتے چلے گئے۔ ان لوگوں کو بیکار بیٹھنا مشکل تھا۔ انہوں نے وہاں بھی اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اور اب تو بالکل قومی سطح پر کام ہونے لگا۔ جس کا پہلا پھل "مہاتما گاندھی کا قتل" ہے۔

یہ ایک بڑا معجزہ ہے جو فطرت نے ان بڑے بڑے لوگوں کو لگایا ہے۔ جو اس امن سوز جماعت کے کاروبار کو ہمدردی کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اب سب کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اور اس جماعت کی خطرناکی ان پر ہویدا ہو گئی ہے۔ گاندھی جی جیسی عالی مرتبت ہستی کی بھینٹ اگرچہ تشدد کی دیوی کے سامنے بہت بڑی بھینٹ ہے۔ لیکن گاندھی جی کی دردناک موت نے جو کام کیا ہے۔ وہ کام ان کی تمام زندگی کی قربانیوں سے نہیں ہو سکا۔ اور جیسا کہ اقبال نے کہا ہے ؎

ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہی زندگی

آپ کی تسلیم جاں نے آپ کی زندگی کی تمام قربانیوں کو اور بھی درخشاں کر دیا ہے۔ کیونکہ اس سے ان غافلوں کی آنکھیں بھی کھل گئی ہیں۔ جو اس خطرناک جماعت کی کارروائیوں کو کنکھیوں سے دیکھ کر درگزر کر جاتے تھے۔ چنانچہ حکومت ہند کی وزارت داخلہ کی طرف سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ "راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے تشدد اور اشتعال انگیزی کی وجہ سے بہت سے لوگ موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ گاندھی جی جیسے وجود کو بھی اسی تشدد اور اشتعال انگیزی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔"

یہ ایک بہت بڑا اعتراف ہے جو کیا گیا ہے لیکن کب؟ جب ایک ناقابل تلافی صدمہ نہ صرف ہندوستان نہ صرف پاکستان نہ صرف ایشیا بلکہ تمام دنیا کو پہنچ چکا ہے۔

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

(۲)

اس ضمن میں ہم اجیت اخبار کی اشاعت ۴ر فروری سے ماسٹر تارا سنگھ کا بیان نقل کرتے ہیں جو حسب ذیل ہے۔ "ماسٹر تارا سنگھ جی نے جو پچھلے دنوں اپنا قائم سیاسی پروگرام مرتب کرنے کے لئے دھرم سالہ کی طرف چلے گئے تھے۔ گاندھی جی کی موت سن کر واپس آ گئے ہیں۔ آپ نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ہم آج اسی راہ پر چل رہے ہیں۔ جس پر کہ سکھوں نے اپنے راج کے آخری دنوں میں چلنا شروع کر دیا تھا۔ گاندھی جی کا قتل مہاراجہ شیر سنگھ کے قتل کے مشابہ ہے۔ اس کے بعد دھیان سنگھ کی باری آئی۔ اور آخر میں سکھ سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ کیا ہم اس قدر بھاری قیمت اور قربانی دے کر حاصل کئے ہوئے سوراجیہ کو اسی طریق پر ختم کر دینا چاہتے ہیں؟ ہمیں آج کی صورت حال کے پیش نظر مکمل طور پر عدم تشدد پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ مجھے گاندھی جی سے ان کے فلسفہ عدم تشدد پر کبھی بھی اتفاق نہیں ہوا تھا۔ لیکن منصفانہ اور جائز تشدد بھی عدم تشدد پر مبنی ہوئے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہم پورے طور پر عدم تشدد پر عمل کرتے ہوئے ہی دشمن پر فتح پا سکتے ہیں۔ قوم کے ہر فرد کو خیال رہے کہ قوم پر یہ پہلا خوفناک اور آخری حملہ ثابت ہو۔ جو ایک احمق نوجوان نے گاندھی جی پر کیا ہے۔ اس بزدلانہ اور شرمناک فعل کا اعادہ یا انتقام ہرگز دیکھنے میں نہ آئے۔ ورنہ قوم کو مذکورہ بالا نوعیت کا بھاری خطرہ درپیش سمجھنا چاہئیے۔"

ہمارے خیال میں ماسٹر تارا سنگھ کا یہ بیان ان کے کئی پہلے بیانوں کی تلافی سمجھنا چاہئیے۔ ماسٹر صاحب کے متعلق عام اثر یہی ہے۔ کہ آپ بڑے زور سے تشدد کے حامی ہیں۔ اگر واقعہ میں یہ انقلاب ہوا ہے تو یہ بڑا انقلاب ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ماسٹر صاحب اپنے ارادہ پر پختہ رہیں گے۔ اور پختہ کیوں نہ رہیں گے۔ گاندھی جی کا واقعہ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے۔ جس کو آدمی بھلا سکے اور اس سے سبق نہ سیکھے۔ ہمیں اس رنج میں خوشی کی ایک کرن نظر آ رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے جو گاندھی جی سے تشدد کے مسئلہ میں ان کے جیتے جی اختلاف رکھتے تھے۔ اب ان کی موت کے بعد اپنی رائے بدل دی ہے۔

(۳)

اس ضمن میں ہم پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کو مضبوط بنانے میں بہت حد تک بلکہ سب سے زیادہ حصہ اخبارات کا تھا۔ اور افسوس ہے کہ اتنے کشت و خون کے بعد بھی بعض اخبارات نے اپنا رویہ تبدیل نہیں کیا۔ بلکہ اسی طرح اپنی پالیسیاں جوں کی توں چلے جاتے ہیں۔ دراصل لیڈروں سے بھی زیادہ اثر اخبارات کا ہوتا ہے۔ اور عوام کی ذہنیت اخبارات ہی مختلف نمونوں میں ڈھالتے ہیں۔ جہاں ہم حکومتوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ پریس کی طرف بھی توجہ کریں۔ وہاں ہم ان اخبارات کے معزز مدیروں اور مالکوں کی خدمت میں بھی عرض کرینگے کہ انہوں نے آگ کا کھیل جو پچھلے دنوں کھیلا تھا اور ابھی تک کھیلتے چلے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ نہایت بھیانک صورت میں ہمارے سامنے آ گیا ہے۔ ذرا خیال تو فرمائیے۔ کہ ان اشتعال انگیز جھوٹی خبروں سے جو محض اپنے دماغ سے گھڑ کر شائع کی جاتی رہی ہیں۔ اور پھر سچی خبروں کو زیادہ سے زیادہ خطرناک بنانے کے لئے جس صنعت شیطانی سے کام لیا جاتا رہا ہے۔ اس نے بیگناہ ہندوؤں سکھوں مسلمانوں کی کتنی جانیں ہلاک کی ہیں۔ کتنے بستے ہوئے گھر اجاڑ دیئے ہیں۔ کتنی عالی شان عمارات زمین سے پیوند کر دی ہیں۔ اور پھر اس سے زیادہ کتنے معصوم بچوں کو خاک و خون میں ملایا ہے۔ اور پھر سب سے زیادہ کتنی باعصمت نیک خاتونوں کی عصمت دری ہوئی ہے۔ اتنے ظلم و ستم کے بعد اگر گاندھی جی کی قربانی کی سزا ہم کو نہ ملتی تو اور کیا ہوتا یہ تو فطرت کا انتقام ہے جو اس نے ہمارے ظلموں کا ہم سے لیا ہے۔ اس لئے ہمارے اخبار نویسوں کو چاہیئے کہ اب تو باز آ جائیں اور قسم کھا لیں کہ ہم آئندہ سچی خبروں کے سوا کچھ بھی شائع نہیں کریں گے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ جھوٹ کی ناؤ کبھی کنارے پر نہیں لگتی۔ وہ ضرور ایک نہ ایک دن غرق ہو کر رہتی ہے

کھایا تھا کوئی زخم تو دل تو بھی دکھا دیکھ

از چودھری عبدالرشید صاحب تبسم بی۔ اے

شبنم کی نہ حسن اور نہ لالہ کی قبا دیکھ
فیاضیٔ قدرت ہے یہ شعلوں کا لپکنا
بجلی کی کڑک سن کے ہے تو ابر سے خائف
گو دیر سے آیا ہے تو ساقی ہے خطا بخش
کیونکر ہوا وہ جرم اب اس بات سے حاصل؟
غوغا ہے کہ طوفانِ ظلام اٹھا افق پر
اس بزم کی ہے شرط کوئی آنکھ نہ جھپکے
اک زخم کی قیمت ہے دو عالم کی ریاست

فرصت ہو تو بلبل کی فقط طرزِ نوا دیکھ
تھی دیر سے یخ بستہ زمانہ کی ہوا دیکھ
کس شوق سے آغوشِ صدف ہوتی ہے وا دیکھ
اے دُردکش! اب تک ہے درِ میکدہ وا دیکھ
کس طور سے اس جرم کی ملتی ہے سزا دیکھ
اس شوخ نے کھولی ہے مگر زلفِ سیا دیکھ
یہ شرط ہے منظور تو اس بزم میں آ دیکھ
کھایا تھا کوئی زخم تو دل تو بھی دکھا دیکھ

کچھ تاج مرے پاس ہیں زائد پئے بخشش
مل جائے نئے دور میں گر کوئی گدا دیکھ

قومیں کس طرح بنتی ہیں اور ان کی ترقی و تنزل کے اسباب کیا ہیں؟

(از جناب ملک مولا بخش صاحب پنشنر)

عام طور پر لیکچرار شروع میں خطاب کرتے ہیں "بیرادرز اینڈ سسٹرز" اس سے ان کی یہ مراد ہوتی ہے کہ میں جن لوگوں کو خطاب کر رہا ہوں۔ وہ شریف لوگ ہیں۔ میں ان سے یہ توقع رکھتے ہوئے اپنی تقریر شروع کر رہا ہوں کہ وہ دوران تقریر میں شریف لوگوں کی طرح بیٹھیں گے۔ شور ڈنگا فساد جیسا کہ بعض نالائق لوگوں کی عادت ہے۔ نہیں کرینگے شریفوں کی طرح اس پر غور کریں گے اور جو باتیں قابل عمل ہونگی شریفانہ طور پر عمل کریں گے۔

اسی اصول کے مطابق قرآن شریف کہتا ہے یا ایہا الذین آمنوا اے وہ تمام لوگ جو مومن ہونے کا دعوے کرتے ہو تم سے میرا خطاب ہے۔ جو مومن ہی نہیں وہ میرے اس خطاب کا مخاطب نہیں۔ مومن کون لوگ ہوتے ہیں۔ جو اللہ اور رسول کو مانتے ہیں اور لوگ ان سے امن پاتے ہیں اور غیر وغیرہ چند دن ہوئے مسلم اور مومن کے فرق پر میرا ایک مضمون الفضل میں شائع ہو چکا ہے وہ دراصل اس مضمون کی تمہید تھی۔ اب اصل مضمون شروع ہوتا ہے اگرچہ قومیں مختلف طریق پر معرض وجود میں آسکتی ہیں مگر ایک سچا قوم کا انجنیئر اس کے لئے ایسے ہی اصولوں پر کام کرتا ہے۔ جس طرح ایک بڑے محل کے بنانے والا انجنیئر کرتا ہے۔ وہ پہلے اس کے مناسب اور پختہ مصالحہ مہیا کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ اینٹوں کے مجموعہ کا نام ہی محل ہے۔ اسلئے وہ ایک ایک اینٹ کو دیکھتا ہے کہ پختہ ہے۔ وہ یہ نہیں کرتا کہ بہت سی اینٹیں پختہ ہوں۔ اور بعض نیم پختہ اور کچی بھی ہوں۔ وہ جانتا ہے کہ چند خراب اینٹیں ساری عمارت کو خراب بدنما اور ناپائدار کر دیں گی۔ اور اس طرح اس کے لئے دوسرا مصالحہ بھی منتخب کرتا ہے۔ وہ اس کام کو بنیاد سے شروع کرتا ہے اور اس کی بنیاد کو پختہ بناتا ہے۔ اسی طرح ایک قومی معمار بھی قومی عمارت کو بنیاد سے شروع کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ اسلئے وہ ہر ایک انسان کی پہلے انفرادی اصلاح کرتا ہے اور بعد ازاں ان اصلاح یافتہ انسانوں کو جمع کر کے قوم بناتا ہے چنانچہ فرمایا اے وہ لوگو جو ایمان کا دعوے کرتے ہو۔ اپنے مومن ہونیکا ثبوت دو (اتقوا اللہ) اللہ کا تقوی اختیار کرو۔ اسی کو ذریعہ حفاظت بناؤ۔ اس کے مقرر کردہ قوانین پر عمل کر کے ان تمام امور سے بچو جو تم کو موجودہ حالت روحانی یا جسمانی سے نیچے گرانے والے ہوں یا ترقی سے روکنے والے ہوں۔ پھر یہ نہیں کہ کسی کسی کام میں یا کسی حد تک تو تقوی کرو۔ اور بعض امور میں بے پرواہی سے کام لو نہیں جو تقوی کا حق ہے وہ کامل طور پر ادا کرو (اتقوا اللہ حق تقاتہ) پھر یہ نہیں کہ ایک دن یا ہفتہ یا سال یا عمر کے ایک معین حصہ کے لئے ایسا کر دیا یا کسی وقت اس سے غافل ہو جاؤ۔ نہیں بلکہ (ولا تموتن الا وانتم مسلمون) فرمایا مرنا نہیں۔ مگر فرمانبرداری کی حالت میں۔ اب کوئی انسان نہیں جانتا کہ کب مرنا ہے معلوم نہیں یہ سانس آیا ہے اگلا آتا ہے یا نہیں انسان کچھ نہیں کہہ سکتا۔ گاندھی جی ہندوؤں میں کتنے عزیز تھے ابھی وہ ۱۲۵ اور ۱۳۳ سال کی عمر تک زندہ رہنے کی امید لگائے بیٹھے تھے صحت بھی ان کی اچھی تھی۔ راضی خوشی حسب معمول پرارتھنا پر گئے اور خود ان کی قوم کے ہی ایک سرپھرے نوجوان نے ان کو پستول کی گولیوں سے ہلاک کر دیا۔ پس انسان کہہ نہیں سکتا کہ کب اس کی موت آوے اس لئے اس کے صاف معنی یہی ہیں کہ تمہاری زندگی کا کوئی وقت اور لمحہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تم احکام خداوندی کی فرمانبرداری میں مصروف نہ ہو جب انسان کو یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ تو جہاں تک انفرادی اصلاح کا تعلق ہے۔ وہ ایک اصلاح یافتہ شخص ہو جاتا ہے اور جب بہت سے اشخاص ایسے اصلاح یافتہ ہو جاویں تو ان کے مجموعہ سے جو جماعت بنتی ہے اسے ایک اصلاح یافتہ قوم کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ اس مرحلہ کے بعد قرآن کریم فرماتا ہے (واعتصموا بحبل اللہ جمیعا) اب تم سب کے سب ملکر ایک قوم بن جاؤ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالے ایسی کوئی مادی رنگ میں آسمان سے لٹکی ہوئی چیز نہیں ہے۔ جس کو انسان پکڑ لے یہ اللہ تعالے کا قانون اور شریعت ہی ہے جس پر اگر انسانوں کے اختلاف مٹ جانے چاہئیں مگر باوجود شریعت اور قرآن کریم کی موجودگی کے اس کے سمجھنے اور اس کی تعبیر کے متعلق لوگوں میں اختلاف رہتا ہے۔ اس لئے میرے ذوق کے مطابق اس سے مراد ایک زندہ امام ہے جس کے قبضہ پر اگر تمام اختلافات ڈوب جاویں اور مومنین میں اتحاد پیدا ہو جاوے۔ مجھے اس جگہ ایک انگریز مصنف کا قول یاد آیا۔ جس کا نام مسٹر بلنٹ (Blunt) ہے۔ اس نے ایک کتاب مسمی Future of Islam "اسلام کا مستقبل" لکھی ہے۔ اس میں اس نے ابتدائی مسلمانوں کی بے نظیر ترقی کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے اس کی وجہ ان کے اتحاد کو قرار دیا ہے اور پھر خود ہی لکھا ہے کہ اتحاد تو اور لوگوں میں بھی ہو سکتا ہے ان کے اتحاد میں کیا خصوصیت تھی۔ پھر لکھتا ہے کہ اور لوگوں میں اشتراک منفاد کا اتحاد ہوتا ہے۔ جس میں ہر وقت اختلاف کا امکان ہے۔ لیکن مسلمانوں کا اتحاد ایک ایسی ہستی کے قول پر تھا۔ جس کے آگے سرتابی کی کسی مسلمان کو گنجائش ہی نہیں اور وہ تھا قرآن کریم۔ لکھتا ہے کہ عربی زبان میں اس قدر وسعت ہے کہ زباندان لوگ قرآن شریف میں سے ہر ایک مسئلہ کے متعلق خواہ وہ تمدنی ہو یا ملکی اپنے لطف قوت استنباط کے ماتحت حکم نکال لیتے تھے۔ پھر کسی کو اس سے اختلاف کرنے کا موقعہ ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک یہ سلسلہ جاری رہا مسلمان متواتر ترقی کرتے گئے۔ مگر جب ترکوں نے اسلام اختیار کیا اور وہ عربی زبان سے نابلد تھے تو انہوں نے اس وقت کے فقہ اور تفسیر کا ترکی میں ترجمہ کرا لیا۔ اور اس پر قائم ہو گئے کہ یہ اسلام ہے۔ جس نے اس کے خلاف کہا۔ انہوں نے تلوار سے اس کا منہ بند کر دیا خود وہ عربی سے نابلد تھے اور قوت استنباط نہ رکھتے تھے اور استنباط کر سکتے تھے۔ ان کو رد کر دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ مسلمانوں سے قوت استنباط مسائل جدیدہ جاتی رہی اور اس کے ساتھ ہی ان کی ترقی رک گئی اور رفتہ رفتہ تنزل شروع ہو گیا پھر وہ لکھتا ہے کہ مسلمانوں کو پھر ترقی ملے گی۔ مگر اس وقت جب پھر وہ اپنے تمام امور پر قرآن کریم سے استنباط کریں گے خدا کرے وہ دن جلد آویں اور اللہ تعالے پاکستان کو اور سب مسلمانوں کو اس دولت سے جلد از جلد مالا مال کرے۔

الغرض قوم اسی طرح بنتی ہے کہ سب لوگ اسلام کے احکام و قوانین ربانی پر قائم ہوں اور ملکر کام کریں اور مجموعی کاموں میں اختلاف کر کے متفرق نہ ہوں۔ فرمایا (ولا تفرقوا) اعتصام باللہ کے بعد پھر متفرق نہ ہونا۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ان اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھے۔ واذکروا نعمت اللہ) پھر ایک نعمت کا خصوصیت سے ذکر کرتا ہے فرمایا۔ (اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا) تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پس اللہ نے ایمان اور اتباع رسول کے ذریعہ تمہارے دلوں میں محبت ڈالدی اور تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اسجگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم بھائی بھائی بن گئے۔ مگر مخالف تو کہتے تھے کہ محمد صلعم نے آکر بھائیوں کو بھائیوں سے جدا کر دیا ان کے نقطہ خیال سے یہ بھی درست تھا۔ انبیاء اخوت صرف مومنین میں قائم کرتے ہیں۔ غیر مومنوں کا خواہ وہ صلبی بھائی ہی کیوں نہ ہوں الگ ہونا اس خدا تعالی کی بیان کردہ اخوت کے منافی نہیں ہے یہ اعتراض انبیاء پر ہمیشہ ہوا۔ اب بھی اور پہلے بھی کہ انہوں نے بھائیوں کو بھائیوں سے جدا کر دیا۔ مگر یہ اس حقیقی اور روحانی اخوت کے پیش نظر جو انبیاء علیہ السلام قائم کرتے ہیں بالکل قابل وقعت نہیں اور اس دشمنی کی وجہ سے (کنتم علی شفا حفرۃ من النار) تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ یعنی اس دنیا میں لڑنے والے اور آخرت میں دوزخ میں پڑنے والے تھے۔ اللہ تعالے نے یہ احسان کیا (فانقذکم منہا) کہ تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ تعالے تم پر اپنے احکام ظاہر کرتا ہے تاکہ تم سیدھی راہ پا جاؤ (کذالک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تھتدون) جو صراط مستقیم اور لا انتہا ترقیوں کی راہ ہے۔ اس مقام پر ایک قوم جو قوم کہلانے کے مستحق ہے بن جاتی ہے۔ مگر کوئی قوم ایک حال پر قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ کوئی چیز نہیں رہ سکتی اگر وہ ترقی نہیں کرے گی۔ تو تھوڑے سکون کے بعد اس میں تنزل شروع ہو جائے گا۔ اس لئے فرمایا کہ اگرچہ قرآن کریم نے ہر مومن کا فرض قرار دیا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے لیکن با ایں ہمہ خالص مبلغین کی ایک جماعت جو تبلیغ کے لئے وقف ہو بھی ضروری ہے۔ جہاں کچھ لوگ اس غرض کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ وہاں یہ بھی فرض ہے کہ وہ فنڈ قائم کریں۔ جس سے ایک جماعت مبلغین کی ہمیشہ موجود رہے جو اسلام کی تبلیغ کر کے نئے لوگوں کو اس میں داخل کرتے رہیں فرمایا (ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر) اور چاہیئے کہ ہمیشہ تم میں سے ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہو جن کا کام ہی لوگوں کو اچھی باتوں کی طرف بلانا اور بری باتوں سے روکنا ہو۔ کیونکہ اگر ترقی کی راہوں سے اغماض کروگے۔ تو قومی تنزل لازمی ہے۔ اس خیال کو ایک شاعر نے نہایت خوبصورتی سے ذیل کے اشعار میں نظم کیا ہے۔ لکھتا ہے

یہ اکبر سے پوچھا خداوند عالم
قناعت فتوحات سے کب کروگے
کہا ٹھہرنے کی نہیں جا یہ دنیا
جو بڑھنے سے ٹھہرے تو الٹے پھروگے
مگر قول عارف ہے اس سے بھی بڑھ کر
نہ مانا اگر اس کو مصیبت بھروگے
کہ دنیا میں اب دور ہائی بھل ہے
جو اک لحظہ ٹھہرے تو فوراً گروگے

الغرض فرمایا کہ اگر ان ہدایات پر عمل کروگے تو تم ایک ایسی قوم بن سکو گے اور نہ صرف وہ قوم قائم رہے گی۔ بلکہ ترقی کرے گی اور تم اس مقام کو پا لوگے۔ جسکو کامیابی یا منزل مقصود کہتے ہیں اور جس کو قرآنی اصطلاح میں فلاح کا نام دیا گیا ہے۔ فرمایا (فاولئک ھم المفلحون) یہی لوگ کامیاب اور فلاح پانے والے ہیں۔

مسجد احمدیہ شکاگو (امریکہ) میں ایک اہم تقریب

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم اے کے اعزاز میں الوداعی دعوت

امریکہ کے طول و عرض سے نمائندگان کی شمولیت

(از جناب غلام یٰسین صاحب بی اے مجاہد اسلام امریکہ)

عالمگیر تبلیغی پروگرام کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ پر بھی نظر شفقت فرمائی اور ۱۹۲۰ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تنظیم کے ساتھ تبلیغ کے لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پہلے مبلغ کے طور پر بھجوایا حضرت مفتی صاحب نے شکاگو مرکز بنا کر اشاعت اسلام شروع کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک مکان تعمیر مسجد کے لئے خرید فرمایا۔ اور اس پر ایک گنبد بنا کر مسجد کا نام دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد اب تک اس ملک میں اشاعت اسلام کا مرکز ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی اللہ تعالیٰ نے خاص نصرت فرمائی۔ اور ان کی آمد سے کئی روحوں کو قبل از وقت اطلاع دے کر اس کے ربانی ہونے کی تصدیق کی۔ اس طریق سے کئی نفوس صداقت کو قبول کرنے کے قابل ہوئے۔ حضرت مفتی صاحب کی ہندوستان روانگی کے بعد جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے نے علم اسلام کو اس ملک میں بلند رکھا۔ ۱۹۲۸ء سے ایک سال کے درمیانی وقفہ کے ساتھ اب تک مکرم محترم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم۔ اے کو اللہ تعالیٰ نے خدمت اسلام کی توفیق دی ہے۔ جنگ عالمگیر دوم کے بعد جبکہ نئے مبلغین امریکہ پہنچنے کے قابل ہوئے ہیں۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم صوفی صاحب کو واپس پاکستان [illegible] ارشاد فرمایا ہے۔ مکرم صوفی صاحب کی واپسی کے بعد چار مبلغ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تبلیغ احمدیت کی کوشش کر رہے ہوں گے ان سب کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محترم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کے امریکہ میں انیس ۱۹ سالہ قیام سے یہاں کے نو مسلمین ان سے خاص تعلق محسوس کرتے ہیں۔ ان کی روانگی پاکستان کی اطلاع پر ان کی حسن کارکردگی پر اظہار خیالات کے لئے میٹنگ اور ان کے اعزاز میں دعوت تجویز کی جو ہر دو ۱۸ر جنوری ۱۹۴۸ء جس دن کے نئے انچارج مشن مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے نے چارج لیا۔ نہایت شاندار طریقہ سے مسجد احمدیہ شکاگو میں عمل میں آئیں

اس تقریب پر مقررہ وقت سے بہت پہلے مختلف جماعتوں کے نمائندے سینکڑوں میل سفر کر کے شکاگو پہنچ گئے۔ ان کی مہمان نوازی کا انتظام شہر شکاگو کی مختصر جماعت نے اپنی حیثیت کے مطابق نہایت احسن طریق پر کیا۔ امریکن تہذیب میں مہمان نوازی اور خصوصاً گھر میں رات کے قیام کی دعوت استثنائی عمل ہے۔ لیکن ہمارے نو مسلم بھائیوں نے جس خندہ پیشانی سے مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ وہ اسلامی تعلیم کے اثر کا آئینہ ہے۔ فجزاہم اللہ خیرا

اس تقریب پر نماز ظہر و عصر کے بعد تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ جس کے بعد تمام حاضرین کی دو گروپوں میں تصویر لی گئی اور چار بجے زیر صدارت مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر میٹنگ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صاحب صدر نے مختصر لیکن نہایت جامع اور موزوں الفاظ میں اجلاس کی غرض بیان کی اور مکرم محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب جو کشمیر کے معاملے کے سلسلہ میں نیویارک تشریف لائے ہوئے ہیں کا پیغام جو انہوں نے خاص اس تقریب کے لئے بھجوایا پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد برادرم [illegible] الاسلام صاحب جو نہایت مخلص اور سمجھدار ہمارے نو مسلم امریکن بھائی ہیں نے جماعت شکاگو کی طرف سے صوفی صاحب مکرم کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں آپ نے تفصیل سے ذکر کیا کہ کس طرح صوفی مطیع الرحمن صاحب اس لمبے عرصہ قیام میں مختلف قسم کی مشکلات کا استقلال سے مقابلہ کرتے ہوئے خدمت اسلام میں کوشاں رہے۔ ان کے بعد برادرم عبد الحکیم صاحب نو مسلم نے جماعت انڈیانا پولس کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے ایڈریس پیش کیا ازاں بعد برادرم ابن یامین نو مسلم نے جماعت سینٹ لوئیس کی طرف سے اور جماعت ڈیٹن کی طرف سے برادرم رسل شفیق صاحب نو مسلم نے اظہار خیالات کیا۔

برادرم بشیر افضل صاحب نو مسلم نے جماعت پٹس برگ کی نمائندگی کرتے ہوئے صوفی صاحب کی خدمات کا اعتراف کیا اور کینساس سٹی کی طرف سے برادرم عبد اللہ نے ایڈریس پیش کیا۔ سب سے آخر مکرم سید عبد الرحمن صاحب نے جماعت کلیولینڈ کی طرف سے صوفی صاحب کے متعلق انکے جذبات کی نمائندگی کی ان نمائندوں کے علاوہ دور کی جماعتیں جو اپنے نمائندے نہ بھیج سکی تھیں نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ پیغامات بھجوائے جن میں جماعت بالٹی مور واکسبری۔ بوسٹن۔ ڈیٹرائٹ۔ نیگس ٹاؤن ہیلی فیکس کینیڈا اور نیویارک خاص طور پر قابل ذکر ہیں یہ میٹنگ محض ایک الوداعی اور اظہار خیالات تک ہی محدود نہ رہی بلکہ جمع شدہ نمائندگان نے آئندہ سرعت سے ترقی کرنے کے طریقوں پر غور کیا اور چار ریزولیوشن پاس کر کے ان پر عمل کرنے کا عہد کیا۔ یہ سب سے پہلا ریزولیوشن اپنے پیارے [illegible] مرکز قادیان کے حصول کے سلسلہ میں برادرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال نے پیش کی اور تمام حاضرین نے احمدیوں سے ان کے مرکز چھینے جانے پر گورنمنٹ ہند سے احتجاج کیا اور ڈومینین یونین سے درخواست کی کہ وہ جلد ہمارا پیارا مرکز ہمیں واپس دے۔ تمام احمدیوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنا مرکز لے کر رہیں گے اور اس سلسلہ میں قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا ریزولیوشن برادرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب بی سی نے تبلیغ کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے پیش کیا۔ کہ ہر احمدی سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنانے کا عہد کرے اور اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش لگاتار کرتا رہے۔ جو متفقہ طور پر پاس ہوا تیسرا ریزولیوشن برادرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے پیش کیا اور بیان کیا کہ امریکہ میں تبلیغ کو زیادہ وسیع کرنے کے لئے بہتر ہے کہ تمام احمدی جماعتیں ہر سال مختلف مقامات پر باری باری ایک سالانہ اجتماعی اجلاس کیا کریں۔ جسے تمام حاضرین نے بہت پسند کیا اور مفید خیال کرتے ہوئے متفقہ طور پر اس تجویز کو عمل میں لانے کی درخواست کی۔

امریکہ میں جماعت کے کاموں کو چلانے کے لئے مال اور چندہ خاص حصہ رکھتا ہے۔ اس کی اہمیت کو تمام حاضرین اچھی طرح محسوس کرتے تھے کہ اس میں استقلال اور قربانی کی روح کی تقویت بہت ضروری ہے۔ اس کی طرف مسز امۃ اللطیف صاحبہ نے جو خود ایک باقاعدہ چندہ دینے والی جماعت ڈیٹن کی مخلص رکن ہیں توجہ دلائی اور پیش کیا کہ آئندہ ہر احمدی کم از کم اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہانہ چندہ میں دیا کرے۔ اس ریزولیشن کو بھی تمام حاضرین نے متفقہ طور پر منظور کیا

اس کے بعد نو آمد مبلغین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور برادرم چوہدری غلام حسین خالد نے صوفی صاحب کی ہمت کی تعریف کی۔ ازاں بعد مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل نے صوفی صاحب کو کامیاب خدمت اسلام کی توفیق پانے پر مبارکباد دی۔ اور ان کی بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ بعدہ خاکسار نے محترم صوفی صاحب کو اتنے لمبے عرصہ کے لئے خدمت اسلام کی سعادت حاصل ہونے کو ان کی خوش قسمتی گردانا اور اور ان کے بہترین کام کرنے پر انہیں مبارکباد دی۔ اور حاضرین کو تلقین کی کہ صوفی صاحب کی بہتر تعریف یہ ہوگی کہ ہم اس تعلیم کو جسے وہ انیس ۱۹ سال پھیلانے کی کوشش کرتے رہے زیادہ وسیع پیمانہ پر پھیلانے کا انتظام کریں۔ اس کے بعد برادرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے تحریک جدید کی اہمیت بیان کی اور جماعت شکاگو کو تحریک جدید کے چودھویں سال کے لئے وعدے پیش کرنے کی تحریک کی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ جماعت شکاگو کے علاوہ سینٹ لوئیس اور کینساس سٹی کے احباب نے بھی [illegible] کئے۔ اس سے قبل جماعت ہائے پٹس برگ اور ڈیٹن گرانقدر وعدے بھجوا چکی ہیں۔ جماعت ڈیٹن باوجود چھوٹی جماعت ہونے کے تحریک جدید کے چندہ میں سب سے اول ہے اور جماعت پٹس برگ دوم ہے۔

بعدہٗ چوہدری خلیل احمد صاحب نے محترم صوفی صاحب کی حسن کارکردگی کو سراہا اور ان کی خوش قسمتی کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہاں آئے اور اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی واپس جا رہے ہیں سراہا اور انہیں اس پر مبارکباد دی۔ نیز محترمہ مسز امۃ الرحیم عطیہ بیگم محترم صوفی صاحب جو ان کے ساتھ ۱۹۳۶ء میں یہاں آئیں اور تبلیغی کاموں میں ہر طرح تعاون کرتی رہیں کے کام کی تعریف کی اور شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے بچوں کو بہتر جزا دے۔ آمین

شکاگو مسجد جو خوبصورت نظر آ رہی تھی کے متعلق آپ نے فرمایا کہ گذشتہ ماہ اکتوبر جب کہ مکرم محترم چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب شکاگو تشریف لائے۔ جماعت شکاگو نے چندہ کر کے مسجد کی دیواروں اور چھت کی مرمت کی لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے فرش کی مرمت نہ ہو سکی۔ حال ہی میں ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب جو پاکستان سے دندان سازی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ تشریف لائے ہیں مسجد آئے اور مسجد کے فرش کو دیکھ کر اس کے بدلوانے کے اخراجات کے متحمل ہونے کی پیشکش کی اور پھر انہوں نے بذات خود میٹنگ روم میں لائنولیم (Linoleum) فرش پر بچھایا۔ جس کی وجہ سے مسجد کی شان پہلے سے کئی گنا معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا میں برکت دے۔ آمین

اس کے بعد محترم صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی نے اپنی جوابی تقریر میں جو تقریباً پون گھنٹہ رہی میں تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور اپنے لمبے قیام میں اپنے کام کی تفصیل بیان کی نیز ہر چہار مبلغین کو کھڑا کر کے انکا حاضرین سے تعارف کرایا اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جو اس نے ان کو خدمت دین کا موقع دینے میں کیا شکریہ ادا کیا۔

اس موقعہ پر غیر مسلم احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور صوفی صاحب کے دوسرے غیر مسلم احباب نے جو حاضر نہ ہو سکے ان کی روانگی بخیر کے پیغام بھجوائے۔

آخر میں صاحب صدر نے تمام حاضرین کا جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور تین گھنٹہ کی کارروائی کے بعد دعا کے ساتھ میٹنگ ختم ہوئی مکرم صوفی مطیع الرحمان صاحب کا ۱۱ر فروری ۱۹۴۸ء کو نیویارک سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۱۳ر فروری کو کراچی پہنچنے کا پروگرام ہے۔ سب احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت [illegible]

مرکز احمدیت میں پہنچائے آمین

آخر میں تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ دین سلام تو پھیل کر ہی رہیگا دنیا اس کو قبول کئے بغیر امن حاصل نہیں کرسکتی لیکن خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس چلتی کشتی کو ہاتھ لگا کر یہ سعادت حاصل کرسکے کہ اس کو تیز تر کرنے میں اسے بھی خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ اور یہ اس کو اپنے خالق کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ ہاں یہ ہماری نہایت درجہ کی خوش قسمتی ہے۔ کہ ہماری قریب کی زندگی میں اسلام مؤثر رنگ میں امریکہ میں پھیل جائے اگر کوئی لوگ اسلام قبول کرنے سے رہ ہی جائیں۔ تو ان کی تعداد ایسی ہی ہو۔ کہ جو کوئی وقعت نہ رکھتی ہو۔ اور اسلام اور صرف اسلام ہی طرف نظر آوے اور پھر دنیا کا کوئی کونہ باقی نہ رہے۔ جہاں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا جاتا ہو۔

اعلان مقاطعہ

مقوم میں صاحب ... صاحب ... صاحب بلوچ ساکن ... ضلع ڈیرہ غازیخان کو زمینداری وقف کے سلسلہ میں منتخب کر کے محمد آباد سٹیٹ میں بھجوایا گیا تھا۔ وہاں سے کام چھوڑ کر یہ گھر ... گئے اور جب انہیں وقف کی اہمیت ... کر واپس آنے کے لئے تحریر کیا گیا۔ تو انہوں نے اس کے جواب میں لکھا۔ کہ ان کا نام فہرست واقفین سے کاٹ دیا جائے۔ حضور نے ان کے اس فعل پر یہ سزا دی ہے کہ "ان کو مقاطعہ کی سزا دیکر یہ اعلان کیا جائے۔ کہ کوئی احمدی ان سے سلام کلام نہ کرے۔" حضور کے ارشاد کی تعمیل میں احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ احباب ان سے کلی طور پر مقاطعہ کریں۔ اور بالکل سلام کلام نہ کریں۔ (ناظر امور عامہ)

اعلان گمشدگان

(۱) میرے حقیقی تایا بنام ماسٹر ولی محمد ریٹائرڈ موصی مقام چھجہ وال ڈاکخانہ رومی تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ مشرقی پنجاب عمر تقریباً ۸۰ سال صحت اچھی مخلص احمدی ہیں۔ تبلیغ کا خاص طور پر شوق ہے۔ ان کی نسبت خطرہ ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ کیونکہ ان کی لاش اور لاشوں کے ساتھ گھر پر نہیں ملی۔ خیال ہے کہ شاید بوقت حملہ بھاگ کر جان بچا چکے ہوں۔ اگر کسی واقف کار صاحب کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان دیکھیں تو میرے پتہ پر فوراً اطلاع دیویں۔

(۲) میری کلاس فیلو مس عزیز بیگم ... محمد ... آف موگا ضلع فیروزپور جو کوٹ عیسے خان تحصیل موگا کے سول ہسپتال ... کام کرتی ... کے حقیقی تایا ... خیریت مطلوب ہے۔ اگر بہن عزیز بیگم ... اخبار پڑھیں تو ... فوراً اطلاع ...

کریں۔ خاکسار انجمن احمدیہ موگا کے ممبر صاحبان توجہ فرمائیں نرس حلیمہ بیگم سنیئر مڈوائف سول ہسپتال قلات براستہ کوئٹہ بلوچستان

(۳) فتح گڑھ چوڑیاں کے نزدیک گاؤں پنڈی کے دو لڑکے گم ہیں۔ بڑے لڑکے کا نام رفیق احمد باپ کا نام دین محمد لڑکے کی نشانی یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کا انگوٹھا کٹا ہوا ہے۔ عمر ۱۵ سال رنگ سانولا ہے۔ چھوٹا بھائی عمر ۹ سال نام محمد عارف۔ رنگ گورا سنہری بال۔ یہ دونو لڑکے فضل احمد صاحب منیجر ناصر آباد سٹیٹ سندھ کے بھتیجے ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔
چودہری فقیر اللہ انسپکٹر بنکوں کا تحصیلدار منڈی سانگلہ شہر۔ محلہ گوپال پور ضلع لائلپور

ضرورت ہے

ایک تجربہ کار کمپونڈر جو ادھیڑ عمر کے ہیں اور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے ہیں ان دنوں بیکار ہیں۔ اگر کسی جماعت یا فرد جماعت کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو۔ مہربانی فرما کر جلد نظارت ہذا کو اطلاع دیں تا انہیں بھجوایا جاسکے۔ ناظر امور عامہ

۷ فروری یاد رہے

پاکستان ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتوں اور ان کے براہ راست وعدہ کرنے والے افراد پر یہ ذمہ داری ہے۔ کہ تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے وعدے شاندار اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ اس لئے حضور کے پیش کریں۔ کہ اس وقت جو کمی مشرقی پنجاب سے آنے والوں کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ وہ پوری ہو جائے۔ نہ صرف کمی پوری ہو بلکہ اس میں حسب معمول گزشتہ سال سے اضافہ ہو جائے۔ مگر یہ پاکستان کی جماعتوں اور براہ راست افراد کے وعدوں پر انحصار ہے۔ پس احباب خاص توجہ فرمائیں۔ وعدوں کا آخری وقت ۷ فروری ۱۹۴۸ء ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۲

لیکن جہاں ایک طرف کامیابی کی راہ لا انتہا ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ مسلمان ہر قدم پر کامیابی کو قائم رکھنے کے قوانین پر عمل کرتے رہیں۔ کیونکہ اسکے بعد دو راہیں ہیں کامیابی اور ترقی اور سرخروئی کی راہ اور روسیاہی ناکامی اور ہلاکت کی راہ۔ فرمایا اس فلاح کے بعد بھی دو طرح کا زمانہ ممکن ہے یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ (اس دن کچھ منہ سفید (کامیاب) ہوں گے۔ اور کچھ کالے۔ (ناکام) اس وقت جو ناکام اور روسیاہ ہوں گے ان کو کہا جاوے گا۔ (اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد پھر کفر کیا پس جو کفر تم کرتے تھے اس کے نتیجہ میں جو عذاب پیدا ہوتا ہے اس کے مزے چکھو۔ (واما الذین ابیضت وجوھھم ففی رحمۃ اللہ ھم فیھا خالدون) اور جو کامیاب اور سرخرو ہوں گے۔ وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہوں گے۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ تلک آیات اللہ نتلوھا علیک بالحق وما اللہ یرید ظلما للعالمین یہ اللہ کے احکام ہیں جو ہم حق اور حقیقت کے طور پر سناتے ہیں۔ اور اللہ لوگوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ اگر اللہ ہدایت کے راستے نہ بتلاتے۔ اور پھر جو غلطی کر جاوے اس کو سزا دے۔ تو اللہ تعالے اس کو ظلم قرار دیتا ہے۔ جو وہ دنیا جہان کے لوگوں پر کرنا نہیں چاہتا۔ اور یہ احکام دینا اللہ تعالی کو ہی حق ہے۔ کیونکہ آسمان اور زمین میں جو ہے سب اللہ کا ہے اور سب امور کی انتہا اسی کی طرف ہے۔ (وللہ ما فی السموات وما فی الارض والی اللہ ترجع الامور)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بتلائی ہوئی راہوں پر چلنے والے ہوں۔ اور مسلمان ایک سچے معنوں میں قوم بن جاویں۔ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین وسلام علی المرسلین

افغانستان میں شدید برفباری

پشاور ۵ر فروری معلوم ہوا ہے کہ آج کل افغانستان میں شدید برفباری ہو رہی ہے بہت سی جگہوں پر تو درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی نیچے گر گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس برفباری کی وجہ سے ہی آج کل پشاور سرد لہر کی زد میں آیا ہوا ہے کل صبح درہ خیبر کے آس پاس کی پہاڑیاں تمام برف سے ڈھکی ہوئی تھیں کل کا دن پشاور میں اس موسم سرما کا سرد ترین دن تھا جبکہ درجہ حرارت ۳۴.۵ تک گر گیا تھا۔ (ا۔پ)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

۴ر فروری ۱۹۴۸ء کو موصول ہونے والی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ضلع لاہور میں کھیم کرن کی پولیس چوکی پر ایک غیر مسلم گروہ نے سرحد کو عبور کر کے حملہ کیا۔ دونوں طرف سے گولیاں چلائی گئیں۔ اور حملہ آوروں کو واپس ہٹنا پڑا۔

قصور امرتسر سرحد پر ایک جگہ کچھ سکھ پاکستان میں داخل ہو کر ایک چھکڑا اور چند مویشی جبراً لے گئے۔ مغربی پنجاب کی سرحدی پولیس نے مویشی اور چھکڑا واپس حاصل کر لیا ہے صوبے کے کسی دوسرے مقام سے کسی اور قابل ذکر واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔ گذشتہ چار دنوں میں مغربی پنجاب کے مختلف اضلاع میں بیس کے قریب غیر مسلم عورتیں برآمد کر کے لائزاں افسروں کے سپرد کی گئیں۔

کیک پیسٹری بنانے کی ممانعت

کراچی ۵ر فروری۔ میدے اور چینی کی قلت کے پیش نظر حکومت سندھ نے کراچی۔ حیدر آباد سکھر اور روہڑی کے ان علاقوں میں جن میں راشننگ سسٹم رائج ہے کیک اور پیسٹری وغیرہ بنانے کی ممانعت کر دی ہے۔ (اپ)

سرکاری ملازمین کا قابل قدر ایثار

لاہور۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ محکمہ مغربی پنجاب پرنٹنگ اینڈ سٹیشنری کے ملازمین قائد اعظم ریلیف فنڈ میں اپنی ایک یوم کی تنخواہ ہر ماہ دیتے رہے ہیں۔ اس طرح کل چندہ جو اب تک وہ جمع کرا چکے ہیں -|۲|۳|۸۱۸ ہوا ہے۔

پناہ گزینوں کے پیدل قافلے سندھ روانہ ہونے والے ہیں

لاہور ۵ر فروری۔ مغربی پنجاب سے پناہ گزینوں کے پیدل قافلے ایک ہفتے تک سندھ کو روانہ ہو جائیں گے۔ اس طرح دو لاکھ پناہ گزینوں کی روانگی کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔

قافلوں کا رستہ چھ سو میل سے زیادہ لمبا ہے اس رستے پر سڑک کی حالت۔ پانی۔ پٹرول۔ اور دوسری ضروریات کی دیکھ بھال کا انتظام ہو چکا ہے۔ عارف والہ ضلع ملتان سے شروع ہو کر یہ سفر ۳۸ منزلوں میں ختم ہوگا ہر پانچ منزلوں کے بعد ایک دن کا آرام ہوگا۔ اور اس طرح پناہ گزین اپنی منزل مقصود تک ۴۵ دنوں میں پہنچیں گے۔ پیدل اور اپنے اپنے چھکڑوں میں بیلوں۔ ہلوں۔ گھروں کے سامان۔ جانوروں وغیرہ کے ساتھ مہاجرین ۱۲ مختلف قافلوں میں جائیں گے۔ ان قافلوں میں تین تین دن کا وقفہ ہوگا۔ گویا ہجرت کا یہ کل کام گیارہ ہفتوں میں ختم ہوگا۔

رستے میں پناہ گزینوں کی خوراک۔ چارے پانی اور طبی امداد کا خاطر خواہ بندوبست ہو چکا ہے۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد یعقوب ڈائرکٹر صحت عامہ مغربی پنجاب لاہور۔ منٹگمری۔ ملتان اور مظفر گڑھ کے اضلاع اور ریاست بہاولپور کے دورے سے واپس آئے ہیں۔ جہاں انہوں نے اس سلسلے میں تمام انتظامات کا معائنہ کیا۔

اس بات کی پوری پوری احتیاط کر لی گئی ہے کہ تمام مہاجرین کو سفر سے پہلے چیچک کا ٹیکہ لگا دیا جائے۔ اور متعدی مرض کا کوئی بیمار سفر نہ کرنے پائے۔ مغربی پنجاب کے اضلاع سے گذرتے وقت اضلاع کے ہیلتھ آفیسر اور سول سرجن قافلوں کی دیکھ بھال کا فرض سرانجام دیں گے۔ ریاست بہاولپور کا سفر پنجند سے صادق آباد تک ۱۲۰ میل لمبا ہے۔ یہاں پبلک ہیلتھ کے دو دستے ایک اسسٹنٹ ہیلتھ آفیسر کے ساتھ مکمل طبی سامان ادویہ اور ایمبولینس کاروں وغیرہ کے ساتھ دیکھ بھال کریں گے۔

کچھ مہاجرین کی نقل و حرکت بذریعہ ریل بھی ہوگی۔ اس سلسلے میں سپیشل گاڑیاں مختلف کیمپوں سے مقررہ پروگرام کے ماتحت چلیں گی۔ دو سپیشل گاڑیاں روانہ ہو چکی ہیں پہلی گاڑی ۲۹ر جنوری کو لائل پور سے چار ہزار پناہ گزینوں کو لے کر گئی۔ اور دوسری باڈلی کیمپ لاہور سے ۳۱ر جنوری کو۔ ان پناہ گزینوں کو بھی روانگی سے قبل چیچک کے ٹیکے لگا دیتے گئے تھے۔

(محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

گاندھی جی کے پھولوں میں سے مشرقی پنجاب کا حصہ

جالندھر ۵ر فروری۔ گاندھی جی کے پھولوں میں سے مشرقی پنجاب کا حصہ سر چندو لال ترویدی گورنر مشرقی پنجاب دہلی سے واپس جالندھر آتے ہوئے اپنے ہمراہ لائے ہیں۔ یہ پھول دریائے ستلج میں ۱۲ر فروری کو بہائے جائیں گے صوبائی کانگرس کمیٹی نے تمام ماتحت کمیٹیوں کو حکم دیا ہے کہ ۱۲ر فروری کا دن صوبے بھر میں سوگ کے دن کے طور پر منایا جائے۔ (ا۔پ)

سنگ کے خلاف سپیشل ٹریبونل کا قیام

کراچی ۵ر فروری۔ راشٹریہ سیوک سنگھ کراچی کے زیر حراست صدر اور دیگر ممبران پر مقدمہ چلانے کے لئے حکومت سندھ نے ایک سپیشل ٹریبونل مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز اس سلسلے میں ایک بل بھی پیش کیا جانیوالا ہے۔ اس وقت چالیس آدمی زیر حراست ہیں۔ ان لوگوں پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے حکومت پاکستان کے خلاف ایک خطرناک سازش میں حصہ لیا تھا۔ اور بے شمار اسلحہ اکٹھا کر رکھا تھا۔ آج کل ان کے مقدمے کی سماعت مسٹر این۔ ایل ٹوبن کی عدالت میں ہو رہی ہے (ا۔پ)

سندھ اسمبلی بقیہ صفحہ اول۔

اس بل میں حکومت کو اختیار دیا گیا کہ وہ صوبے کی اقتصادی بحالی کے پیش نظر آبادکاری کا افسر مقرر کرے۔ اس افسر کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہر چھوڑی ہوئی جائداد اور مال کو اپنے قبضہ میں لے لے۔ اور کسی پناہ گزین کو ٹھیکے پر ایک سال کے لئے دیدے۔ نیز یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ اگر اصل مالک اپنی جائداد۔ مال یا کارخانہ واپس حاصل کرنا چاہے تو وہ اس افسر کے نام درخواست دے کر حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بل کل اٹھارہ دفعات پر مشتمل ہے۔ آج کے اجلاس میں صرف پہلی چھ دفعات پاس ہوئی ہیں۔ باقی پر کل بحث ہوگی۔ (ا۔پ)

لاہور ۵ر فروری۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان آج راولپنڈی تشریف لے گئے۔ اور وہاں میاں افتخار الدین۔ خان [illegible] خان سے ملاقات کی شام کو واپس لاہور پہنچ گئے۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج درجہ اول سرگودھا

دعوے یا اپیل دیوانی ۲۶۶

دلیراج ولد لالہ جیون داس قوم نانگپال ویر ناما اس ولد لالہ دونی چند قوم دوڈ کھنائی سرگودھا مدعیان۔

بنام

مول چند ولد حکم چند قوم چوپڑہ سکنہ بلاک نمبر ۲۰ سرگودھا۔

دعوے دلا پانے مبلغ ۲۰۰۰ روپے بنام مول چند ولد حکم چند قوم چوپڑہ سکنہ بلاک نمبر ۲۰ سرگودھا۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مول چند مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار لہذا بنام مول چند مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مول چند مذکور تاریخ ۲۳ر ماہ فروری ۱۹۴۸ء کو مقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ماہ جنوری ۱۹۴۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط

مہر عدالت

ہندوستان اور پاکستان کے یورپین ججوں کا مستقبل

لندن ۴ رفروری:۔ مسٹر آرتھر ہینڈرسن سابق وزیر ہند نے کل برطانوی دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ کو اس بارے میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں ہائیکورٹ کے یورپین ججوں کو ان کی موجودہ ملازمتوں سے سبکدوش کرنا چاہتی ہیں۔ دارالعوام میں حکومت سے سوال کیا گیا تھا۔ کہ ہندوستان میں فارغ ہونے والے یورپین ججوں کی مزید ملازمت یا معاوضے کے سلسلے میں کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ مسٹر ہینڈرسن نے کہا کہ فی الحال اس قسم کے اقدامات کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ حکومت کو اس قیاس کی سردست کوئی گنجائش نظر نہیں آتی۔ کہ ان ججوں کو وہاں ہجرہ نا منسوخ کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر کبھی ایسا موقعہ پیدا ہوا تو اس قسم کے سابق معاملات میں غور و خوض کے لئے جو عام طریقہ لیا گیا ہے۔ وہ ان کے بارے میں بھی مناسب تدابیر اختیار کرلیگا (رائیٹر)

بمبئی میں امن ہے

بمبئی ۵ رفروری:۔ حکومت بمبئی کے ڈائریکٹر آف پبلسٹی کی طرف سے اعلان مظہر ہے۔ کہ کل بمبئی میں بالکل امن رہا ہے۔ (ا۔پ)

نئی دہلی ۴ رفروری:۔ پاکستان کی مرکزی حکومت نے کراچی پورٹ کے علاقہ میں دو سکول جاری کئے ہیں۔ جو پورٹ میں کام کرنے والے ملازمین کے بچوں کی تعلیم کے لئے ہیں۔

بازیاب عورتوں کو حاصل کرنے کا طریق

لاہور ۵ رفروری:۔ بعض اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ لاہور میں جو نجات یافتہ مسلم عورتیں موجود ہیں۔ انہوں نے بھاگ جانے کی کوشش کی اور بعض بدنظمیوں کا ارتکاب کیا۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل واقعہ یوں ہے۔ کہ بعض آدمی اپنی رشتہ دار عورتوں کی تلاش کے لئے آئے۔ مگر سپرنٹنڈنٹ کو شبہ گذرا۔ اس وجہ سے اس نے تحقیق پر معاملہ ٹال دیا۔ اس امر کی اطلاع عورتوں کو بھی کسی طرح پہنچ گئی اور ان میں سے ہر ایک نے اپنا رشتہ دار سمجھ کر باہر جانے کا مطالبہ کیا۔ تا ان کو دیکھ کر وہ مطمئن ہوں۔ عورتوں کو ان کے اصل گھرانوں میں پہنچانے کے لئے حکومت ہفتہ وار رسالہ "مہاجرین" نجات یافتہ عورتوں کی تفصیل دینے کے علاوہ تمام کیمپوں میں بھی فہرست بھیج دیتی ہے

یونان میں حالات بہتر ہو گئے

پونا ۵ رفروری:۔ آج بھی پونا میں امن رہا۔ چنانچہ مقامی حکام نے کرفیو کے اوقات میں تخفیف کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب کرفیو کے اوقات میں ایک گھنٹہ کمی کر دی جائے گی یعنی جمعہ کے روز سے کرفیو کا وقت چھ بجے شام سے سات بجے صبح تک ہوگا۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا۔ کہ حالات بڑی سرعت سے بہتر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور کشیدگی رفتہ رفتہ ختم ہو رہی ہے۔ (ا۔پ)

ممبران کی گرفتاری

جالندھر ۵ رفروری۔ آر۔ ایس ایس کے ۱۲ ممبران اس وقت تک گرفتار ہو چکے ہیں (ا۔پ)

اپنی حکومت کے ہاتھ مضبوط کرو

شملہ میں سیوا دل کا مظاہرہ

شملہ ۴ رفروری کانگرس سیوا دل کے ارکان نے آج شملہ کے گلی کوچوں میں مظاہرے کئے۔ ان کے ہاتھوں میں سیاہ جھنڈیاں اور دیواروں پر چپکانے کے لئے اشتہارات تھے "انڈین فاشزم کو تباہ کرو" "فرقہ وارانہ مطلبیوں کو ختم کرو" اور "مہاتما گاندھی کا قاتل سارے ہندوستان کا قاتل ہے" کے نعرے لگاتے ہوئے اور ہر چوک پر ٹھہرتے اور عوام کو خطاب کرتے ہوئے اپنی حکومت کے ہاتھ مضبوط کرنے اور فرقہ وارانہ تنظیموں کے خلاف آواز بلند کرنے کی اپیل کرے۔ (ا۔پ)

ایم اے کے طلباء کی طرف سے ہڑتال کی دھمکی

لاہور ۵ رفروری:۔ آج طلبا ایم اے کلاسز پنجاب یونیورسٹی نے یونیورسٹی کے احاطے میں ایک جلسہ کیا۔ اس جلسے میں باتفاق رائے ایک قرارداد پاس کی گئی۔ اس میں یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایم اے کے سالانہ امتحانات کو ستمبر ۱۹۴۸ء تک ملتوی کر دیں۔ نیز دھمکی دی گئی ہے۔ کہ اگر ان کے اس مطالبے کو منظور نہ کیا گیا۔ تو یونیورسٹی میں عام ہڑتال کر دی جائے گی۔ اس سلسلے میں ایک مجلس عمل کا تقرر بھی عمل میں لایا گیا۔

سیوک سنگھ مسلمانوں کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے

نئی دہلی ۴ رفروری:۔ حکومت ہند کے کمیونک میں بتایا گیا ہے۔ کہ راشٹریہ سیوک سنگھ ۱۹۲۵ء میں بظاہر اس مقصد کے لئے بنائی گئی تھی۔ کہ ہندوؤں کی جسمانی۔ ذہنی اور اخلاقی تربیت کی جائے لیکن اب اس نے فاشستی طرز اختیار کر لی ہے اور ہندو جھنڈے ہندو تہذیب اور ہندو سیاسی برتری پر زور دینے لگی ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کی اقلیتوں کے ساتھ اس کا برتاؤ خاص طور پر نہایت ظالمانہ ہو گیا۔ اور اس کے ممبر کھلم کھلا کہتے کہ مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیا جائے یا ان کو نکال دیا جائے۔ اور یا جبراً ہندو بنا لیا جائے یہاں تک کہ کوئی مسلمان دیکھنے کو نہ ملے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کی نعش علیگڈھ میں دفنا دی گئی

علیگڑھ ۵ رفروری:۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کی نعش کو کل سہ پہر کو یونیورسٹی کی مسجد کے قریب سر سید احمد خان کے مزار کے ایک طرف دفنا دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کی وفات پچھلے ماہ لنڈن میں ہوئی تھی۔ اب آپ کی نعش کو لنڈن سے یہاں لایا گیا ہے (ا۔پ)

آزاد کشمیر حکومت کی زبان

تراکھل ۵ فروری۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے اردو زبان کو سرکاری زبان قرار دیا ہے (ا۔پ)

ہندوستان کے طول و عرض میں وسیع طور پر خانہ تلاشیاں اور گرفتاریاں

راشٹریہ سیوک سنگ کو ختم کر دینے کی مہم

کلکتہ ۵ رفروری۔ راشٹریہ سیوک سنگ کے سلسلہ میں اس وقت تک ۳۰ خانہ تلاشیاں ہو چکی ہیں۔ دوسرے اضلاع ہگلی۔ ہوڑہ اور ۲۴ پرگنہ میں بھی تلاشیاں جاری ہیں۔

مدراس ۵ رفروری مدراس حکومت نے سرکاری گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں راشٹریہ سیوک سنگ کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا ہے چونکہ اس پارٹی کا وجود امن کے منافی ہے۔ لہذا خلاف قانون قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج سات آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

سورت ۵ رفروری۔ راشٹریہ سیوک سنگ کے ۴ آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ ان میں آرگنائزر راشٹریہ سیوک سنگ بھی شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حال ہی میں طالب علموں کی ایک جماعت کو باقاعدہ لاٹھی ڈرل کی تربیت دی جاتی رہی ہے۔

مدورا ۔ ۵ فروری۔ راشٹریہ سیوک سنگ کے پانچ آدمی گرفتار کر لئے ہیں۔

احمد آباد ۵ فروری۔ منجملہ اور تلاشیوں کے راشٹریہ سیوک سنگ کا مقامی اور صوبائی دفتروں کی بھی تلاشی لی گئی۔ اور پولیس نے ان کو سر بمہر کر دیا

بنگلور ۵ رفروری۔ ہندو راشٹریہ سیوک سنگ کے دو معروف لیڈر مسٹر سدھوا راؤ جوشی کرناٹک ایریا کے کمانڈر اور سوریا نارائن راؤ کمانڈر ریاست میسور کو

آج بہت سے دیگر ممبران سنگ کے ہمراہ گرفتار کر لیا گیا۔ راشٹریہ سیوک سنگ کے دفتروں اور کارکنوں کے متعدد مکانوں کی بھی تلاشیاں لی گئیں۔ یہ خانہ تلاشیاں گذشتہ چار روز سے برابر جاری ہیں۔ پولیس نے بہت سے کاغذات اور لٹریچر پر بھی قبضہ کیا ہے۔ یہ کاغذات سنگ کی کارگذاریوں اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق بعض اہم معلومات پر مشتمل ہیں (ا۔پ)

پونہ ۵ رفروری۔ آج پولیس نے وسیع طور پر خانہ تلاشیاں شروع کر دیں۔ اور بیس کے قریب کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔

لکھنؤ ۔ ۵ رفروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت یو۔ پی نے صوبے بھر میں راشٹریہ سیوک سنگ کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا ہے۔ راشٹریہ سیوک سنگ اور ہندو مہاسبھا کے معروف لیڈروں کی گرفتاری کے متعلق بھی احکامات جاری کر دئے گئے ہیں (ا۔پ)

نوشاری ۴ رفروری قریباً چار سو اشخاص کے ایک گروہ نے راشٹریہ سیوک سنگ کے دفتر پر حملہ کرنا چاہا۔ لیکن مقامی لیڈروں اور پولیس فی الفور موقع پر پہنچ گئی۔ جس کی وجہ سے حملہ آور کوئی شرارت نہ کر سکے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر گوندو لبھ بھائی نے مقامی ہندو مہاسبھا کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ (ا۔پ)

کلکتہ ۵ رفروری راشٹریہ سیوک سنگ کو خلاف قانون جماعت قرار دینے کے نتیجے میں آج قریباً دس اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے علاوہ راشٹریہ سیوک سنگ کے ممبران کے گھروں کی تلاشیاں بدستور جاری ہیں۔ (ا۔پ)

احمد آباد ۵ فروری۔ آج احمد آباد میں بھی راشٹریہ سیوک سنگ کے کارکنوں کو گرفتار کیا گیا۔ چنانچہ اس سلسلے میں نو اشخاص کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ نصف درجن جگہوں پر تلاشیاں لی گئیں۔ لیکن کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔ (ا۔پ)

نیرداده۔ ۴ فروری۔ راشٹریہ سیوک سنگ اندرا کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ گاندھی جی کا سوگ منانے کے لئے تیرہ روز تک تمام مساعی کو معرض التوا میں ڈال دیا جائے۔ (ا۔پ)

نیرداده۔ ۴ فروری۔ راشٹریہ سیوک سنگ اور کمیونسٹوں کے مابین جو تصادم ہوا تھا۔ اس کے نتیجہ میں پولیس نے چار کمیونسٹ گرفتار کر لئے ہیں پولیس نے آج متعدد خانہ تلاشیاں لیں۔ اور اس کے نتیجہ میں راشٹریہ سیوک سنگ کے ۱۳ کارکنوں کو گرفتار کیا۔

نئی دہلی ۴ رفروری "سٹیٹسمین" کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ گذشتہ رات سے دہلی میں راشٹریہ سویم سیوک سنگ اور ہندو مہاسبھا کے ممبروں کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اب تک ۸۰ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن میں لالہ ہری چند صوبائی سنگ چالک و مسٹر وی پی جوشی سیکرٹری ہندو ساہتہ سمتی۔ اور مسٹر ایس سی شرما پرنسپل برلا سیکنڈری ہائی سکول شامل ہیں انہیں پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت زیر حراست کر لیا گیا ہے۔ پولیس بہت سے دوسرے راشٹریہ سیوک سنگھ کے کارکنوں کی تلاش میں ہے۔ جو روپوش ہو گئے ہیں۔ بدھ کو صبح سویرے دو اردو اخباروں کی پچیس ہزار کاپیاں لوگوں کے ایک گروہ نے آگ لگا کر پھونک دیں۔ ان کے برخلاف الزام ہے۔ کہ وہ فرقہ وارانہ منافرت کو ہوا دیتے ہیں۔

کوئٹہ میں چیچک کی وارداتیں

کوئٹہ ۵ رفروری۔ کوئٹہ اور نواح میں چیچک کی چند وارداتیں ہو جانے کی وجہ سے کوئٹہ میونسپلٹی کے میڈیکل افسر عوام کو وبا پھیلانے کے خلاف متنبہ کیا ہے۔ اور لوگوں کو ٹیکہ لگوانے کی ہدایت کی ہے۔ (ا۔پ)